بسم الله الرحمٰن الرحیم

ادارتی مقالہ

پروفیسر رفیع اللہ شہاب

کیا امام محمدؒ امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد تھے؟

اس دفعہ ہم پروفیسر رفیع اللہ شہاب صاحب کا ایک علمی اور تحقیقی مضمون بعنوان "کیا امام محمدؒ امام ابوحنیفہ کے شاگرد تھے؟" اس کی اہمیت کے پیش نظر ترجمان کے ادارتی صفحات پر شائع کر رہے ہیں۔ تاکہ اہل علم و فکر اس سے پوری طرح استفادہ کرسکیں اور جو اہل دانش اس موضوع پر مزید معلومات فراہم کریں گے۔ ان کیلئے ترجمان کے صفحات حاضر ہیں۔ (ادارہ)

ملک عزیز میں فقہ حنفی کی تقلید کرنے والوں کی اکثریت ہے اور عام طور پر یہ مشہور ہے۔ کہ فقہ حنفی کے بانی صرف حضرت امام ابوحنیفہؒ تھے۔ لیکن جن لوگوں کو علم فقہ سے تھوڑی بہت واقفیت ہے، وہ جانتے ہیں کہ اس کام میں ان کے کچھ شاگرد بھی شریک ہیں۔ بلکہ آگے چل کر آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ فقہ سرے سے آپ کے شاگردوں ہی نے مرتب فرمائی تھی۔ ان میں سے دو شاگردوں یعنی قاضی ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ نے خاص شہرت حاصل کی۔ بلکہ فقہ حنفی کے زیادہ تر مسائل انہی دو بزرگوں سے منقول ہیں۔ امام غزالی کی تحقیق کے مطابق فقہ حنفی کا دو تہائی حصہ انہی دو شاگردوں جو صاحبین کے لقب سے مشہور ہیں کے اقوال پر مشتمل ہے۔ فرماتے ہیں:

بَلْ قَالَ الغَزالِیُّ اِنَّهُمَا خَالَفَا اَبَاحَنِيْفَةَ فِي ثُلُثَيْ مَذْهَبِهٖ [1]

(ترجمہ) امام غزالی فرماتے ہیں کہ صاحبین یعنی امام ابو یوسف اور امام محمد نے حنفی فقہ کے دو تہائی حصہ میں امام ابوحنیفہ سے اختلاف کیا ہے۔

تاریخ کی اکثر کتابوں میں یہ مذکور ہے کہ امام ابوحنیفہ نے فقہی قوانین کا ایک عظیم الشان

---

[1] النافع الکبیر لمن یطالع الجامع الصغیر ص۲

مجموعہ تیار کرایا تھا، جس میں تین لاکھ سے زیادہ شرعی مسائل کی تفصیلات بیان کی گئی تھیں، لیکن حیرت کا مقام ہے کہ اگرچہ اس کے فوراً بعد آپ کے شاگرد ہی برسراقتدار رہے۔ لیکن وہ عظیم الشان مجموعہ آئندہ نسل تک نہ پہنچ سکا۔ بلکہ امام ابوحنیفہ کی طرف جو چھوٹی موٹی کتابیں منسوب کی جاتی ہیں۔ مثلاً فقہ اکبر تو بہت سے علماء نے ان کتابوں کو بھی آپ کی تصانیف ماننے سے انکار کر دیا۔ علامہ شبلی فرماتے ہیں :-

فقہ اکبر کو اگرچہ فخر الاسلام بزودی، عبد العلی بحر العلوم و شارحین فقہ اکبر نے امام صاحب کی طرف منسوب کیا ہے لیکن ہم مشکل سے اس پر یقین کر سکتے ہیں[۲]

امام صاحب کے بعد فقہ حنفی کی دوسری اہم شخصیت قاضی ابو یوسفؒ ہیں۔ یہ پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے فقہ حنفی میں کتابیں تصنیف کیں۔ لیکن ان کی دو کتابوں "کتاب الخراج" اور اختلاف ابی حنیفہ و ابن ابی لیلیٰ کے سوا کوئی کتاب، اس وقت دنیا میں موجود نہیں۔ چنانچہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ فقہ حنفی کی تدوین کا باقاعدہ سلسلہ امام محمد سے ہی شروع ہوا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت حنفیہ کے پاس صرف امام محمد ہی کی مرتب کردہ کتابیں موجود ہیں[۳]۔ بلکہ آپ کی کتابوں کے علاوہ جو فقہی مسائل دوسرے ذرائع سے منقول ہیں انہیں معتبر نہیں سمجھا جاتا۔ علامہ شامی جو حنفی فقہ کے بہت بڑے مفتی تھے، نے حنفی فقہ کی تدوین کے بارے میں لکھا ہے :-

اعلم ان مسائل اصحابنا الحنفیۃ علی ثلاث طبقات، اولی مسائل الاصول وھی مسائل مرویۃ عن اصحاب المذھب وھم ابوحنیفۃ وابو یوسف ومحمد ویلحق بھم زفر والحسن بن زیاد وغیرھما ممن اخذ عن الامام۔ الثانیۃ مسائل النوادر وھی مرویۃ عن اصحابنا المذکورین لم تروعن محمد بروایات ظاھرۃ ثابتۃ صحیحۃ الثالثۃ، الواقعات، وھی مسائل استنبطھا المجتھدون المتاخرین لما سئلوا عنھا۔ ولم یجدوا فیھا روایۃً وھم اصحاب ابی یوسف

---

[۲] سیرت النعمان از علامہ شبلی نعمانی ص ۱۴۵، مطبوعہ مکتبہ رحیمیہ دہلی۔

[۳] تاریخ فقہ اسلامی، از محمد خضری صفحہ ۲۲۶۔

ومحمد واصحاب اصحابھما وھلم جراً وھم کثیرون ومن بعدھم۴؎

(ترجمہ) جاننا چاہیئے کہ حنفی فقہ کے مسائل تین طرح پر ہیں پہلے مسائل اصول ہیں اور یہ وہ مسائل ہیں، جو مذہب کے بانیوں سے مروی ہیں۔ اور وہ امام ابو یوسف اور امام محمدؒ ہیں اور ان کے ساتھ امام زفر، امام حسن اور دوسرے شاگرد، جنہوں نے امام صاحب سے تعلیم پائی تھی، شامل ہیں۔ دوسری قسم کے مسائل النوادر ہیں اور یہ وہ مسائل ہیں جو روایت تو مذکورہ ائمہ سے کئے گئے ہیں۔ لیکن امام محمد کی ظاہر، ثابت اور صحیح روایات میں نہیں ملتے۔ مسائل کی تیسری قسم "واقعات" پر مبنی ہے اور یہ وہ مسائل ہیں کہ جن کا استنباط بعد کے مجتہدین نے کیا۔ جب انہیں حنفی فقہ کی کوئی روایت نہ ملی۔ یہ لوگ امام محمدؒ اور امام ابو یوسفؒ کے شاگرد اور ان کے شاگردوں کے شاگرد ہیں اور اسی طرح آگے چلتے جائیں اور یہ بہت سے لوگ ہیں۔ اور اسی طرح جو ان کے بعد آئے۔

ان تفصیلات سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ ہم تک حنفی فقہ امام محمدؒ کی کتابوں اور ان کے شاگردوں کے فتوٰی کے ذریعے پہنچی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا امام محمد، حضرت امام ابو حنیفہ کے شاگرد بھی تھے یا نہیں؟ عام قارئین شاید چونک اٹھیں، لیکن اس میں حیرانی کی کوئی بات نہیں کیونکہ بہت سی ایسی باتیں جو کل تک تاریخی حقائق تھے۔ آج غلط ثابت ہو چکی ہیں۔ امام ابو حنیفہ کی طرف منسوب کتابوں کی کہانی تو گزشتہ سطور میں بیان کی جا چکی ہے۔ اس طرح حنفی فقہ کی کتابوں میں یہ بات بڑے زور سے بیان کی گئی ہے کہ امام شافعیؒ امام محمدؒ کے شاگرد تھے۔ لیکن امام ابن تیمیہ نے تحقیق سے غلط ثابت کر دکھایا۵؎۔ امام ابن تیمیہ کی بات کو اگر آگے بڑھایا جائے تو امام محمدؒ کو حضرت امام ابو حنیفہ کا شاگرد ثابت کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

امام محمدؒ کی ولادت کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔ کوئی اسے ۱۳۲ھ کا سال قرار دیتا ہے تو کوئی ۱۳۵ھ کو۔ ابن سعد آپؒ کی ولادت کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

۴؎ فتاوٰی شامی مطبوعہ دار الکتب قاہرہ جلد اوّل ص۵۱

۵؎ سیرت النعمان۔ از علامہ شبلی ص۳۸۹

ولد محمد بواسط فی سنة اثنین وثلثین ومائة ونشاء بالکوفة وطلب الحدیث وسمع سماعاً کثیراً[٦]

(ترجمہ) امام محمد واسطہ میں ۱۳۲ھ میں پیدا ہوئے، کوفہ میں پرورش پائی، حدیث کا علم حاصل کیا۔ اور بہت سی احادیث کی سماعت کی۔

مولانا عبدالحیٔ لکھنوی نے بھی یہی تاریخ دی ہے:۔

فولد لہا فیہا محمد سنة ۱۳۲ھ وکانت الدولة الاموية قد زالت وبدا امر العباسیین[٧]

(ترجمہ) امام محمد واسط میں ۱۳۲ھ میں پیدا ہوئے، اس وقت اموی حکومت کا خاتمہ ہو چکا تھا اور عباسی حکومت شروع ہو چکی تھی۔

عربوں میں تاریخ شماری کا عام طور پر یہ رواج تھا کہ وہ کسی کی ولادت یا وفات کو کسی اہم واقعے کے ساتھ منسلک کر کے شمار کرتے تھے۔ اس لئے اکثر کتابوں میں وہی لکھا ہے جو مولانا عبدالحیٔ لکھنوی نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ آپ کی پیدائش اس وقت ہوئی جب عباسی دورِ حکومت شروع ہو چکا تھا اور عباسیہ کی خلافت ۱۳۳ھ میں شروع ہوئی تھی۔ اس لئے بعض مورخین نے آپ کی پیدائش کا سن ۱۳۳ھ دیا ہے۔

تاریخ شماری کے اس طریقے سے عام طور پر ایک دو سال کا فرق پڑ جانا بعید نہیں۔ اور یہ فرق بڑے بڑے آئمہ کی تاریخ پیدائش میں پایا جاتا ہے۔ مثلاً امام مالک جو مالکی مذہب کے بانی تھے۔ ان کی ولادت کے بھی تین مختلف سن دیئے جاتے ہیں ۹۰ھ، ۹۳ھ اور ۹۵ھ۔ ادھر امام محمد کی وفات الکسائی کے ساتھ بیان کی جاتی ہے۔ جبکہ امام الکسائی کی وفات کی تاریخ کے متعلق اختلاف ہے۔ کوئی ۱۸۹ھ کا سن بتاتا ہے۔ تو کوئی ۱۹۷ھ کو یعنی پورے آٹھ سال کا فرق۔ علامہ ابن ندیم جیسے محقق نے دونوں اقوال کو لیا ہے۔ وہ امام محمد کی تاریخِ وفات کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

فمات بالرئ بتسع وثمانین ومائة فی السنة التی توفی

---

٦ الطبقات الکبیر، جلد ہفتم، قسم ثانی صفحہ ۷۸

٧ دیباچہ موطا امام مالک صفحہ ۲، جدید نور محمدی ایڈیشن۔

فیہا الکسائی ۔ ۸؎

(ترجمہ) امام محمدؒ نے ۱۸۹ھ میں اسی سال وفات پائی جس سال امام الکسائی نے وفات پائی تھی"۔

دوسری جگہ امام الکسائی کی وفات کے بارے میں لکھتے ہیں :۔

وتوفی بالری سنہ سبع و تسعین ومائۃ ۹؎

(ترجمہ) امام الکسائی نے ۱۹۷ء میں وفات پائی

اگر ابن ندیم کی اس تحقیق کو صحیح سمجھا جائے تو پھر اس حساب سے امام محمدؒ کی تاریخ پیدائش ۱۳۹ھ بنتی ہے ۔ تاہم ہمیں اس بارے زیادہ تحقیق کی ضرورت نہیں ۔ علامہ شبلی نے ان روایات کو سامنے رکھتے ہوئے ۱۳۵ھ کی تاریخ کو صحیح ترین قرار دیا ہے ۱۰؎

اب ملاحظہ فرمائیں کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ کی وفات کس سن میں ہوتی ہے ۔ تاکہ یہ انداز ہو سکے کہ امام محمد کے پاس آپ کی شاگردی کے لئے کتنا وقت ہے امام اعظم کی وفات بالاتفاق ۱۵۰ھ ہوئی ۔ مورخ الاسلام حافظ ذہبی ۱۵۰ھ کے واقعات میں لکھتے ہیں :۔

وفی رجب توفی فقیہ العراق ، الامام ابوحنیفہ ، النعمان ابن الثابت الکوفی ۱۱؎

(ترجمہ) رجب کے مہینے میں فقیہ عراق حضرت امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت الکوفی کی وفات ہوئی ۔

مختصر یہ کہ امام صاحب کی وفات کی اس تاریخ پر تمام مورخین کا اتفاق ہے ۔ اس حساب سے امام صاحبؒ کی وفات کے وقت امام محمد کی ساری عمر پندرہ سال بنتی ہے اسی کتاب میں حافظ ذہبی نے خود امام محمد کی زبانی نقل کیا ہے :

۸؎ فہرست ابن ندیم عربی صفحہ ۳۰ ۔

۹؎ ایضاً صفحہ نمبر ۱۰۲

۱۰؎ سیرت النعمان صفحہ ۳۸۶

۱۱؎ العبر فی خبر من غبر جلد اول صفحہ نمبر ۲۱۴

وقال محمد بن الحسین خلف ابی ثلاثین الف درھم فانفقت نصفاً علی النحو بالری[۱۲]

(ترجمہ) میرے والد نے تیس ہزار درہم ورثے میں چھوڑے تھے۔ جن میں سے نصف میں نے "رے" شہر کے علماء سے نحو سیکھنے پر خرچ کئے

حافظ ذہبی کی اس روایت کی رو سے آپ نے صرف علم نحو کی تعلیم حاصل کرنے پر پندرہ ہزار روپے خرچ کئے۔ اس زمانے کے اخراجات کو سامنے رکھا جائے اور چاہے کتنی شاہ خرچی سے کام لیا جاتا ہزار ڈیڑھ ہزار درہم سالانہ سے زیادہ اخراجات نہیں ہوتے تھے۔ تو ان کی اپنی روایت کے مطابق انھوں نے علم نحو اور اس کے متعلقہ علوم سیکھنے پر دس سال لگائے یہی وجہ ہے کہ فقہ حنفی کی کتابوں میں آپ کو نحو اور ادب کا بھی بہت بڑا عالم بیان کیا جاتا ہے۔

مورخین کا اس امر پر اتفاق ہے کہ دوسرے عباسی خلیفہ ابوجعفر منصور نے سیاسی اختلافات کی بنا پر ۱۴۶ھ میں امام صاحب کو قید کر دیا تھا اس وقت امام صاحب کی عمر گیارہ سال بنتی ہے۔ جس میں سے آٹھ دس سال انھوں نے علم نحو کے حصول پر لگا دی تو پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آپ نے امام ابوحنیفہ سے کس وقت علم فقہ حاصل کیا۔ علامہ شبلی نے اس کی توجیہہ یہ فرمائی ہے کہ:

"امام محمدؒ نے جو کہ فقہ حنفی کے دست و بازو ہیں، قید خانہ میں ہی ان سے تعلیم حاصل کی[۱۳]"

اس الجھن کو دوسرے محققین نے یوں حل کیا کہ امام محمد نے امام ابوحنیفہؒ سے تو بہت کم علم حاصل کیا، لیکن بعد میں امام ابو یوسف سے اس کی تکمیل کی۔

واخذ قلیلا عن ابی حنیفۃ لان اباحنیفہ توفی ومحمد شابٌ فاتم الطریقۃ علی ابی یوسف[۱۴]

(ترجمہ) آپ نے امام ابی حنیفہ سے بہت کم علم حاصل کیا۔ کیونکہ ابھی آپ

---

[۱۲] العبر فی خبر من غبر جلد اول ص۳۰۳

[۱۳] سیرت النعمان ص۸۳

[۱۴] تاریخ القضاء فی الاسلام از ابن عرنوش صفحہ ۴۲

جوان ہی تھے کہ امام صاحب وفات پا گئے۔ اور آپ نے باقی حنفی فقہ کی تعلیم قاضی ابو یوسف سے حاصل کی۔

علامہ شبلی نے جو جیل میں امام محمد کو امام ابو حنیفہ سے تعلیم حاصل کرتے دکھایا ہے تو تاریخی طور پر اس کی تائید میں کوئی دلائل نہیں ملتے۔ بلکہ تفصیلات اس کے برعکس ہیں۔ پہلے تو امام صاحب کو جیل میں ڈالا گیا۔ لیکن بعد میں کسی کی سفارش پر انہیں اپنے مکان میں نظر بند کر دیا گیا۔ لیکن مکان میں منتقل ہوتے وقت ابو جعفر منصور نے حکم دیا کہ نہ تو امام صاحب کے پاس لوگوں کو فتوی وغیرہ پوچھنے کے لئے آنے دیا جائے اور نہ کسی کو ان کے پاس بیٹھنے کی اجازت ہوگی۔ اور یہ کہ اس مکان سے وہ باہر نہیں نکل سکتے ۔[۱۵]

اس لئے ایسی صورت میں ان سے کسی کا علم حاصل کرنا بعید از قیاس معلوم ہوتا ہے۔

امام صاحب کی گرفتاری کے وقت امام محمدؒ کی عمر کوئی گیارہ سال بنتی ہے علمائے کوفہ کا یہ دستور تھا کہ وہ بیس برس سے کم عمر کسی طالب علم کو حدیث کی درس گاہ میں شامل نہیں ہونے دیتے تھے۔ خیال رہے کہ فقہ کی تعلیم سے پہلے احادیث کی تعلیم حاصل کرنی ضروری ہوتی تھی۔ کیونکہ قرآن و حدیث ہی اس زمانے میں فقہ کی بنیاد ہوتے تھے۔ ابن صلاح فرماتے ہیں کہ اہل کوفہ اس اصول پر بڑی سختی سے عمل کرتے تھے۔ یہاں تک کہ انھوں نے امام ابو حنیفہ جیسے نابغہ روزگار کو بھی بیس سال کی عمر سے پہلے حدیث کی کسی درس گاہ میں شامل نہیں ہونے دیا تھا۔ علامہ شبلی اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ چونکہ اس زمانے میں روایت حدیث اپنے عروج پر تھی، لیکن ان روایات میں بہت زیادہ غلطیاں تھیں، جو خاص طور پر دس بارہ سال کی عمر میں لوگوں نے روایت کیں۔ اس بات کا قوی احتمال تھا کہ کم سنی کی وجہ سے مضمون حدیث کی تمام خصوصیتیں خیال میں نہ آئی ہوں۔ جس کی وجہ سے ادائے مطلب میں عظیم الشان غلطیاں پیدا ہو جائیں چنانچہ اس خطرے سے بچنے کے لئے علمائے حدیث نے حدیث سیکھنے کے لئے

---

[۱۵] امام ابو حنیفہ کی سیاسی زندگی ۔ از مناظر احسن گیلانی ص ۴۶۶

کم از کم عمر کی شرط لگائی، اگرچہ اس امر میں محدثین میں باہم اختلاف ہے لیکن ارباب کوفہ سب سے زیادہ اختیاط کرتے تھے۔ یعنی بیس برس کی عمر سے کم کا شخص حدیث کی درسگاہ میں شامل نہیں ہو سکتا تھا۔[16]

اس حساب سے تو امام محمد کی حصولِ حدیث کی عمر ۱۵۱ھ بنتی ہے اور یہ وہ زمانہ ہے کہ جب امام موصوف کی وفات کو پانچ سال گزر چکے تھے۔ معلوم نہیں انھوں نے حدیث کی تعلیم پر کتنے سال خرچ کئے اور پھر فقہ کی تعلیم کب شروع کی؟

فقہ کی کتابوں میں امام ابوحنیفہ کی مجلس تدوین فقہ کا ذکر بڑی تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے کہ یہ مجلس چالیس شاگردوں پر مشتمل تھی۔ لیکن ان میں سے کچھ بہت مشہور تھے۔ چنانچہ ان مشہور شاگردوں کی خصوصیات یوں بیان کی جاتی ہیں:

كَيْفَ يَقْدِرُ اَبُوحنيفة أَنْ يَخْطى وَمَعَهٗ مِثْلَ ابو يوسف ومحمد وزُفَرَ فی قیاسِهِم و اجتهادهِم[17]

(ترجمہ امام ابوحنیفہ کی فقہ میں غلطی کا امکان کیسے رہ سکتا ہے۔ جب کہ واقعہ یہ تھا کہ آپ کے ساتھ ابو یوسف، زفر اور محمد جیسے لوگ قیاس و اجتہاد میں مدد دینے والے موجود تھے۔

امام صاحب اور ان کے شاگردوں پر مشتمل اس مجلس نے پورے بائیس سال کی شب و روز محنت سے حنفی فقہ کی تدوین کی۔ اس تدوین شدہ فقہ کا اس وقت دنیا میں کہیں وجود نہیں۔ حالانکہ جن شاگردوں کو اس تدوین میں شامل بتایا جاتا ہے۔ وہ بعد میں برسرِ اقتدار رہے اور خود ان کی اپنی کتابیں ہم تک پہنچ چکی ہیں لیکن کتنی حیرت کی بات ہے کہ ان کے امام نے جو کام بائیس سال کی محنت سے پایۂ تکمیل کو پہنچایا تھا۔ وہ آئندہ نسلوں تک نہ پہنچ سکا۔ اب ملاحظہ ہو کہ جس مجلس میں امام محمد کو اجتہاد کرتے دکھایا گیا ہے اس وقت ان کی عمر کتنی بنتی ہے۔ امام صاحب ۱۴۶ھ میں قید کر دیئے گئے تھے اور جیل میں یا نظر بندی کے دوران کسی کو ان سے ملنے کی اجازت نہیں تھی۔ اس لئے لازماً یہ کام ۱۴۶ھ

---

[16] مقدمہ ابن صلاح مطبوعہ لکھنؤ ص۲۵۵، بحوالہ سیرت النعمان

[17] جامع المسانید جلد اوّل ص۳۳

میں ختم ہو چکا ہوگا۔ ۱۴۶ھ سے اگر بائیس سال منہا کئے جائیں تو یہ ۱۲۴ھ کا زمانہ بنتا ہے کہ جب امام صاحب کی مجلس فقہی نے تدوین فقہ کا کام شروع کیا یہ زمانہ امام محمدؒ کی پیدائش سے بھی دس سال قبل ہے۔ یعنی انہیں اپنی پیدائش سے بھی دس سال قبل نہ صرف یہ کہ تدوین فقہ کی مجلس کا ایک اعلیٰ رکن بنا دیا گیا بلکہ درجہ اجتہاد پر بھی پہنچا دیا گیا۔

اب امام محمد کی اپنی گواہی ملاحظہ ہو۔ ان کی پہلی تصنیف جامع صغیر ہے آپ کی یہ کتاب اس لئے معتبر ہے کہ اسے آپ کے دو شاگردوں عیسیٰ بن آبان اور محمد بن سماعہ نے روایت کیا ہے۔ باقی تمام کتابوں کی روایت میں تفرد پایا جاتا ہے یعنی آپ کے کسی ایک شاگرد نے انہیں روایت کی جو زیادہ تر ابوحفص احمد بن حفص سے مروی ہیں۔ آپ کی پہلی تصنیف یعنی جامع صغیر بہت جلد مقبول ہو گئی اور مختلف علماء نے اس کی نقول حاصل کر لیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا صحیح نسخہ آئندہ نسلوں تک پہنچ سکا۔ تاہم آپ یہ کتاب شروع سے لے کر اخیر تک ملاحظہ فرمالیں۔ اس میں آپ کو امام ابوحنیفہ سے ایک بھی روایت براہ راست نہ ملے گی۔ اس میں تمام روایات قاضی ابویوسف کے واسطے سے بیان کی گئی ہیں۔ سلسلہ اسناد یوں ہے محمد عن یعقوب عن ابی حنیفہ امام ابویوسف کا اصل نام یعقوب تھا۔ اگر پہلی کتاب میں امام صاحب سے براہ راست ایک روایت بھی نقل نہیں کی جا سکی تو دوسری کتابوں کا ذکر ہی کیا۔ جو روایت کے لحاظ سے جامع صغیر سے کمتر ہیں۔

امام صاحب سے منسوب دوسری اہم کتاب المبسوط ہے یہ اہم اس لئے ہے کہ مروجہ حنفی فقہ کی تفصیلات ساری اسی کتاب سے منقول ہیں۔ یہ در اصل امام صاحب (ابویوسف) کی تصنیف بیان کی جاتی ہے۔ جسے امام محمد نے زیادہ وضاحت اور خوبی سے لکھا لیکن حیرت کی بات ہے کہ حنفی فقہ کی بنیاد اس کتاب کا بھی کہیں وجود نہیں۔ بس ذکر ہی ملتا ہے۔ حنفیوں کے پاس اس وقت المبسوط نامی جو کتاب ہے وہ شمس الائمہ سرخسی نے کئی سو سالوں کے بعد محض اپنے حافظے کی مدد سے لکھوائی تھی۔ امام محمد ہی کی ایک کتاب کتاب

السیر الکبیر" میں اس بارے میں لکھا ہے کہ

وقد املاہ عن حفظہ دون الرجوع الی نقل محمد نفسہ ومن الموسف اَنَّ نقل محمد نفسہ نفقد فلا نستطیع الرجوع الیہ لتاکید من صحۃ حفظ السرخسی ۱۸

(ترجمہ) یہ کتاب شمس الائمہ سرخسی نے اصل نسخہ دیکھے بغیر محض اپنے حافظہ سے املا کرائی۔ افسوس ہے کہ اس وقت امام محمد کا اصل نسخہ گم ہو چکا ہے۔ اس لئے ہم امام سرخسی کی املا کردہ نسخہ کی صحت نہیں جانچ سکتے۔

احناف کی اپنی اس تحقیق سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مدون حنفی فقہ امام ابو حنیفہ تو کجا ان کے شاگرد امام محمد سے بھی تاریخی طور پر ثابت نہیں ہوتی۔ حالانکہ دعویٰ یہی ہے کہ اسے امام محمدؒ نے مدون کیا۔ لیکن نہ تو امام ابو حنیفہ کا مدون کردہ مجموعہ اس وقت دنیا میں کہیں موجود ہے اور نہ ہی امام محمد کا۔ امام محمد کی پہلی تصنیف جامع صغیر ہے جس کا اصل نسخہ خوش قسمتی سے آئندہ نسلوں تک پہنچ سکا۔ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ امام محمد نے امام ابو حنیفہ سے براہِ راست علم فقہ کی تعلیم حاصل نہیں کی اور یہ کیسے ممکن تھا۔ جبکہ تاریخی طور پر یہ مسلّمہ حقیقت ہے کہ امام صاحب کی گرفتاری کے وقت ان کی عمر بمشکل دس گیارہ سال بنتی تھی امید ہے حنفی محقق اس حقیقت پر غور فرمائیں گے۔